حضرت قاضی احمد قریشی نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ

کے

حالاتِ زندگی

پیشکش:

سیّد محمد عابد قادری نقشبندی

آستانہ نوری، شاہ فیصل کالونی، کراچی

حضرت قاضی احمد قریشی نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک

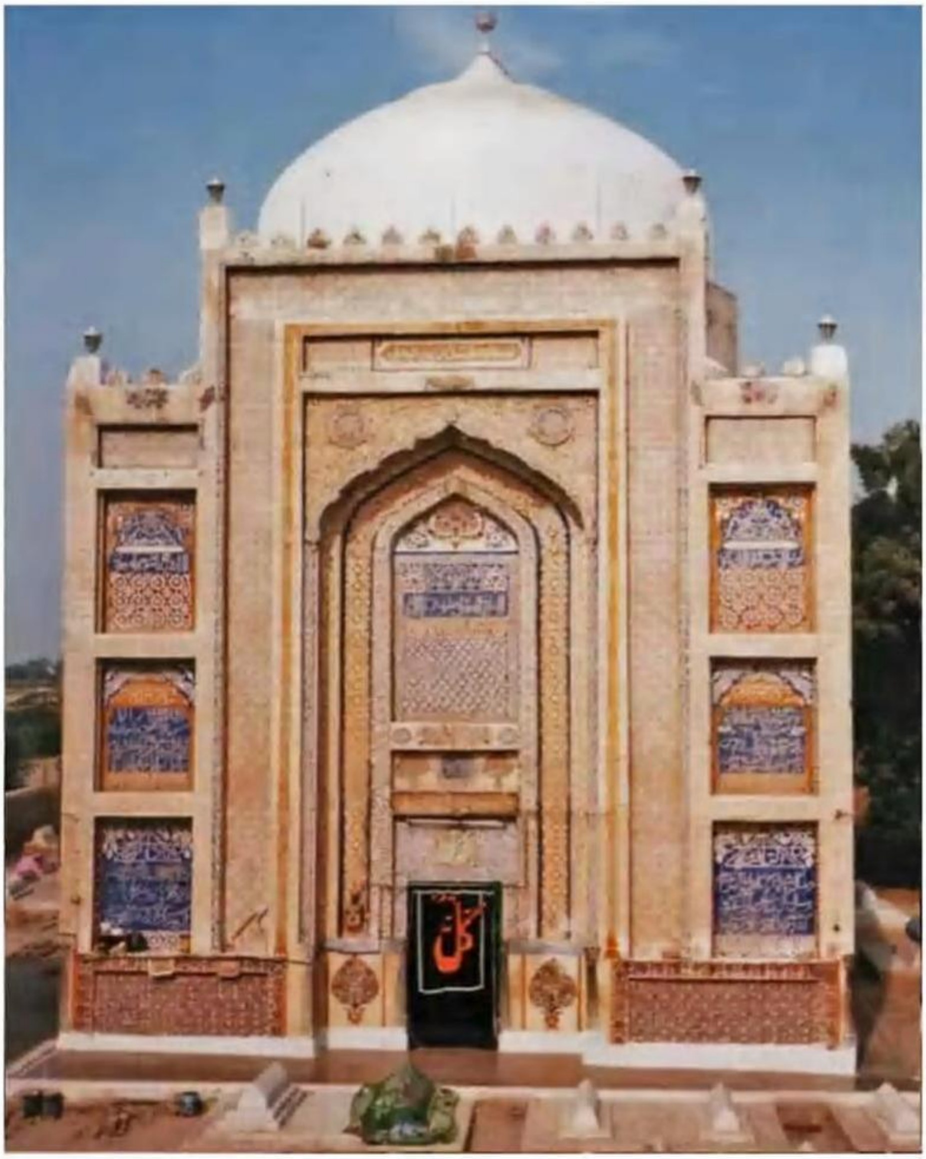

(قاضی احمد، ضلع نوابشاہ، سندھ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلَّم

یہ کتاب درج ذیل کتاب کے صفحات پر مشتمل ہے:

سندھ کے صوفیائے نقشبند

(ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر)

حضرت قاضی احمد قریشی نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طریقت

۱۔ حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ خواجہ سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ خواجہ سیّد محمد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ خواجہ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ خواجہ محمد امکنکی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ خواجہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ خواجہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ خواجہ محمد زکی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ خواجہ محمد زمان صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت قاضی احمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

قاضی احمد دمائی

مخدوم خواجہ محمد زماں لواری شریف والوں کے خاص مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ " قاضی احمد " جن کے ذریعہ سلسلہ نقشبندیہ کو برصغیر پاک و ھند میں بڑا فروغ اور ارتقاء حاصل ہوا۔ ھندوستان اور پاکستان کے معروف نقشبندی آستانے اور خانقاہیں آپ ہی کے فیض سے جلوہ گر ہیں۔

نام :۔ آپ کا اسم گرامی " احمد " ہے اور آپ کے والد گرامی کا نام محمد صدیق ہے تحصیل سکرنڈ (سندھ) کا ایک شہر " قاضی احمد " جس میں آپ کا مزار مبارک بھی ہے وہ آپ ہی کے نام کی طرف منسوب ہے۔

نسب :۔ آپ نے اپنی بعض تحریروں میں اپنا نام اس طرح رقم فرمایا ہے۔ " احمد بن محمد صدیق " آپ سندھ کے ایک قبیلہ کوریج سے تعلق رکھتے تھے ، آپ کا سلسلہ نسب خاندان قریش (مکہ) میں حضرت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف تک جا ملتا ہے۔ شیخ المشائخ حضرت سندوؒ تک آپ کا سلسلہ نسب اسطرح سے ہے۔

" قاضی احمد بن محمد صدیق بن عبدالسلام بن حاجی بن محمد صالح بن صابر بن حاجی بن احمد بن محمد بن سلطان بن علاؤ الدین بن حاجی بن احمد بن شیخ المشائخ حضرت سندو "۔

آباؤ اجداد :۔ آپ کے آباؤ اجداد کی اصل سکونت " ٹلٹی " نامی سندھ کے ایک شہر میں تھی ، جہاں آپ کے جدامجد حضرت شیخ المشائخ حضرت سندو آج بھی

www.maktabah.org

مدفون ہیں، جن کا غالباً دسویں صدی ہجری کے بزرگوں میں شمار ہوتا ہے۔ ان کی اولاد میں کچھ بزرگ علمی مشاغل کی بنیاد پر سہون میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ چنانچہ آپ کے والد محمد صدیق اور آپ کی بارھویں پشت کے بزرگ حضرت حاجی بن احمد سہون میں ہی مدفون ہیں۔

ولادت:۔ آپ کی ولادت ۱۱۱۷ھ، ۱۷۰۵ء میں ٹلٹی کے مقام پر ہوئی۔ اس زمانہ میں یار محمد کلہوڑا کا دور حکومت تھا۔

تعلیم:۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد سے حاصل کی جو غالباً اس وقت سہون میں تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے اسلامیات اور علوم دینیہ کی اعلیٰ تعلیم آپ نے اس وقت کے مشہور محقق عالم اور عارف حضرت مخدوم عبدالواحد سیوستانی سے حاصل کی اور انہی سے اس کی تکمیل کی فارغ ہونے کے بعد آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور علوم دینیہ سے بندگان خدا کے قلوب کو منور فرمانے لگے۔

ہجرت:۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی کہ آپ نے اپنے آبائی مقام ٹلٹی اور سہون کو کیوں چھوڑا، ہوسکتا ہے کہ کس نئی جگہ کی قضا کا منصب آپ کو سونپا گیا ہے اور اس کی وجہ سے آپ کو ترک سکونت کرنی پڑی ہو بہرحال آپ اپنے آبائی مقام سے ہجرت فرما کے تعلقہ مورو کے ایک علاقہ " دیھ دم " میں آکر آباد ہوگئے جو قاضی احمد سے دس میل دور شمال مشرق میں واقع ہے اور یہاں تقریباً پچاس سال آپ نے قیام فرمایا۔ یہاں آپ کی مسجد " میاں صاحب کی مسجد " کے نام سے آج بھی معروف و مشہور ہے۔ اسی شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ کو " قاضی احمد دمائی " بھی کہا جاتا ہے۔

" دیھ دم " میں آپ کافی عرصہ رہے لیکن زندگی کے آخری ایام میں آپ " دیھ دم

www.maktabah.org

کو چھوڑ کر موجودہ " قاضی احمد " کے شہر میں منتقل ہو گئے اور آخر تک یہیں سکونت پذیر رہے یہ مقام اس وقت " میل " کے نام سے پہچانا جاتا تھا ، اور آپ نے اپنی بعض تحریروں میں خود اس کو " موضع میل " کے نام سے یاد فرمایا ہے ۔

بیعت :۔ جس زمانہ میں آپ " دیھ دم " میں مقیم تھے آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ، جب آپ روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ لواری شریف میں حضرت خواجہ محمد زمانؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور حج کا ارادہ ہے ۔ حج کر کے جب واپس آؤنگا تو آپ سے بیعت ہونگا ، آپ نے فرمایا کہ حج کا ارادہ بھی نیک ہے ۔ اور مرید ہونے کا ارادہ بھی نیک ہے لیکن " انسان وہاں اس طرح تو جائے کہ پہچانا جائے " اس بات نے آپ کے دل میں بڑا گہرا اثر کیا اور آپ وہیں رہ پڑے اور طالب رشد و ہدایت ہوئے ، حضرت خواجہ مخدوم محمد زمانؒ نے آپ کو بیعت فرمایا اور باطنی دولت سے مالا مال فرما کے تیسرے دن ارشاد فرمایا کہ " اب تم جانے کے قابل ہو گئے ہو " اور ان کو حج کے لئے اجازت عطا فرمادی ۔

اجازت و خلافت :۔ خزینۂ معرفت کی روایت کے مطابق جب علوم باطنی کے حصول کا شوق آپ کے دل میں پیدا ہوا تو آپ اس زمانہ کے ایک کامل درویش کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی خواہش ظاہر کی ۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا فیض اور حصہ خاندان نقشبندیہ سے متعلق ہے اور لواری شریف جانے کا حکم دیا ، چناچہ آپ لواری شریف حاضر ہوئے ۔ اور خواجہ محمد زمانؒ سے شرف بیعت حاصل کر کے ریاضات و مجاھدات میں مصروف ہو گئے اور کئی سال کی صحبت میں کمال حاصل کر کے خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے ۔

زیارت حرمین شریفین :۔ زیارت حرمین شریفین کا شوق آپ پر اس قدر غالب ہوا کہ بغیر زاد راہ کے آپ حج کے لئے روانہ ہو گئے ، جب آپ تشریف لیجانے لگے تو اپنے مرشد سے آپ نے عرض کیا کہ اگر اس سفر میں کوئی صاحب

www.maktabah.org

کمال مجھے ملے تو آیا میں اس کی صحبت اختیار کروں یا نہیں ؟ آپ نے فرمایا کہ ان علاقوں میں تمہاری صحبت کے لائق کوئی نہیں ہے، ہاں البتہ یمن میں ایک بڑی بلند پایہ روحانی شخصیت ہے مگر وہ بھی تم سے خود ہی ملاقات کرے گی۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں یمن پہنچا تو میں نے سنا کہ یہاں شہر میں ایک شیخ المشائخ ہیں جو خلوت نشیں رہتے ہیں، جمعہ کہ دن جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ شور ہوا کہ شیخ مسجد میں تشریف لا رہے ہیں ایک مجمع ان سے مصافحہ کے لئے ٹوٹ پڑا، لیکن اتنے بڑے مجمع میں ان کے نظر مجھ پر پڑی وہ میری طرف متوجہ ہوئے مجھے اپنے سینہ سے لگایا میری بڑی تعظیم کی اور میری قیام گاہ کا پتہ معلوم کرکے فرمایا کہ کل آپ کے گھر پہ ملاقات کے لئے آؤنگا۔

چنانچہ دوسرے روز وہ مجھ سے ملاقات کے لئے میری قیام گاہ پر تشریف لائے اور بہت دیر تک تصوف و حکمت کے اسرار و رموز بیان فرماتے رہے، جب آپ تشریف لیجانے لگے اور میں ان کو باہر چھوڑنے کے لئے نکلا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اندر تشریف رکھیں کیونکہ آپ کے ہوتے ہوئے میں سواری پہ نہیں بیٹھ سکتا۔

مقام ولایت :۔ آپ ولایت کے کس اعلیٰ مقام پر فائز تھے ؟ اس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جو صاحب خزینہ معرفت نے نقل کیا ہے کہ جب سفر حج کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک بزرگ جنکا نام نامی " شیخ محمد علی وستار " تھا ان سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ شیخ محمد علی وستار سلسلہ قادریہ کے اعاظم شیوخ اور اکابر اولیاء اللہ میں شمار کیۓ جاتے تھے، لوگ ان کی شہرت اور ان کی کرامات کے متعلق سنکر دور دراز سے ان کی خدمت میں ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے تھے، وہ بزرگ تقریباً بارہ سال اپنے حجرہ کا دروازہ بند کر کے بالکل مخلوق سے الگ خلوت میں رہے، اور اس عرصہ میں نہ کسی سے ملے اور نہ

www.maktabah.org

اپنے حجرہ کا دروازہ انہوں نے کھولا، جب حضرت حاجی احمد آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں پہنچے تو شیخ کو اپنے نور ولایت سے آپ کی آمد کی اطلاع ہو گئی اور آپ نے اپنے شہر سے ایک میل باہر تک جا کے حضرت شیخ احمد کی آمد پر ان کا استقبال کیا اور ان کو اپنی خانقاہ تک لائے اور آپ کی بہت تعظیم و تکریم کی حتیٰ کے آخر میں آپ کے کمالات ولایت سے متاثر ہو کر حضرت حاجی قاضی احمد سے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہونے کی التجا کی جس کو حضرت نے قبول فرمایا اور شیخ کو سلسلہ میں داخل کر کے توجہات اور فیوضات باطنی سے سرفراز فرمایا۔ اور ان سے رخصت ہوتے وقت فرمایا " هذا فراق بینی و بینک " اب ہماری آپ سے دوسری ملاقات یوم آخرت میں ہو گی " چناچہ ایسا ہی ہوا جب آپ مدینہ منورہ سے واپس تشریف لائے تو اس وقت تک شیخ وصال فرما چکے تھے۔

صاحب خزینہ معرفت لکھتے ہیں کہ آپ کا تصرف اس قدر کامل تھا کہ اکثر طلبان حق آپ کی پہلی توجہ میں بے خود و مدھوش ہوجایا کرتے تھے۔

معاصرین کا حسد:۔ آپ کے کمالات ظاہری و باطنی نے جب ایک عالم کو روشن کیا اور آپ کی شہرت دور دراز تک پہنچنے لگی تو معاصرین کو آپ سے حسد ہونے لگا، اور بعض ہم عصر علماء آپ سے دل میں رنجش رکھ کر خواہ مخواہ آپ پر اعتراضات کرنے لگے حتیٰ کے اس وقت کے ایک بہت بڑے عالم نے آپ کو مباحثہ اور مناظرہ کا چیلنج دیا لیکن جنگ و جدال اور لڑائی سے طبعاً نفرت کے باعث آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس عالم نے اس کو آپ کی کمزوری پر محمول کیا اور ایک روز خود ہی آپ سے مناظرہ کرنے کے لئے آپ کے در دولت پر پہنچ گیا اس وقت آپ بالائی منزل پر تشریف فرما تھے جب آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے بالائی منزل کی کھڑکی سے نیچے ان مولوی صاحب پر ایک نسبت سے پر

www.maktabah.org

نظر ڈالی اور اتنا فرمایا کہ

" اچھا یہ وہ ہی مولوی صاحب ہیں جو مناظرہ کے لئے پیغام بھیجتے تھے "

آپ کی نظر کا پڑنا تھا ان مولوی صاحب پر وہ کیفیت طاری ہوئی کہ اپنے ہوش میں نہ رہے اور اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے جنگل کی طرف نکل گئے ۔

عبدالرحیم گرہوڑی سے محبت :۔ مخدوم محمد زمانؒ کے خلفاء میں ، مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی اور حضرت قاضی احمد اور سید محمد لاہوری یہ تینوں عارف و زاہد ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بلند پایہ عالم اور محقق بھی تھے یہی وجہ ہے کہ ان تینوں کی آپس میں بڑی محبت اور انسیت تھی اور ایک دوسرے کا بڑا ادب اور احترام کیا کرتے تھے ۔ اس کا اندازہ حضرت قاضی احمد کے ایک عربی مکتوب سے ہوتا ہے جو آپ نے اپنے پیر بھائی حضرت مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی کو تحریر فرمایا مخدوم عبدالرحیم کے لئے آپ نے جو القابات تحریر فرمائے ہیں وہ خاص طور پر قابل غور ہیں ۔

آپ لکھتے ہیں ۔

مِنَ الْمِسْكِيْنِ الْمُشْتَاقِ " الْمُقِيْمُ اَحْمَدُ اِلَى عَارِفِ الْعَالِمِ الْعَامِلِ وَ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ وَ اَفْضَلِ الْعِبَادِ وَ قُدْوَةِ الزُّهَّادِ ، اَعْنِىْ بِهٖ الْمَخْدُوْمُ عَبْدَالرَّحِيْمُ اَدَامَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ بَرَكَاتَہٗ وَ جَعَلَہٗ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ لَا فِى الدُّنْيَا وَ لَا فِى الْاٰخِرَةِ ۔ اٰمِيْنْ ۔

بَعْدَ السَّلَامِ مَعَ الشَّوْقِ التَّمَامِ اَنْ تَفَضَّلْتُمْ مِنْ اِرْسَالِ الْكِتَابِ الْكَرِيْمِ عَلٰى طَرْزِ اَسْلَافِ

www.maktabah.org

الصَّالِحِيْنَ فَقَدْ وَصَلَ فِيْ حِيْنِ اِنْتِظَارِ الْمُحِبِّيْنَ
فَفَرِحَتْ بِمُطَالَعَتِهٖ فُؤَادُنَا وَ قَرَّتْ بِهٖ عُيُوْنُنَا جَزَا
كُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ رِجَاءً مِنْ مَكَارِمِكُمْ اَنْ
لَا تَنْسَوْنِيْ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَرْجُوَّهْ عَنْ صَالِحِ
الدَّعَوَاتِ وَاَنْ تُحْسِنُوْا عَلَيْنَا عَلَى الدَّوَامِ
بِاِرْسَالِ الْمَكَاتِيْبِ تَوَدُّدًا لَا سَالَ الْمُخْبِرُ عَنْ
حُسْنِ اَحْوَالِكُمْ فَاِنَّ الْمُحَرِّكَ سِلْسِلَةَ اِزْدِيَادِ
الْمَحَبَّةِ وَالْمُفَرِّجِ ... عَنْ قُلُوْبِ الْاَحِبَّةِ۔

ہم شب وانی امیدم۔ کہ نسیم صبحگاہی
بہ بیام آشنایاں بنوازد آشارا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ، اَللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ، وَ
سَلِّمُوْ مِنِّيْ عَلَى حَاجِيْ مُحَمَّدْ وَالْحَافِظِ قَاسِمْ مُحَمَّدْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَيُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ كُلُّ مَنْ كَانَ عِنْدِيْ مِنْ
اَهْلِ الْمَدْرَسَةِ وَسَائِرِ اَهْلِ الْمَحَبَّةِ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا مَعَ
الشَّوْقِ وَفَوْقَ الطَّوْقِ۔

طب و حکمت :۔ آپ کے مکاتیب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ فن طب و حکمت سے بھی واقف تھے، اور مریضوں کے لئے نسخے تجویز فرماتے تھے چنانچہ اپنے ایک خاص مرید میاں پیر محمد جیوا کو ایک مکتوب گرامی میں ان کے اہل خانہ کے لئے ایک نسخہ تجویز کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

و امید کہ برائے ناچاکی اھل خانہ قدر پوست ھلیلہ کلاں
وپوست ہلیلہ و آملہ ھر سہ مساوی کوفہ بیختہ و مساوی
ھمہ شکر بار کر وہ ہر روز بعد خوردن طعام یک کف

www.maktabah.org

ازاں بخورند امید تندرستی خواهد بود و احقررا دعا گوئی صمیمی تصور یده مدام نویساں حالات باشد که باعث اطمینان تواند بود"

روحانی علاج :۔ دواؤں کے علاوہ دعاؤں اور تعویذ وغیرہ کے ذریعہ بھی آپ مریضوں اور پریشان حالوں کا علاج فرمایا کرتے تھے، چنانچہ پیر محمد جیوہ ہی کو اپنے ایک اور مکتوب گرامی میں ان کے اھل خانہ کی بیماری پر صحت یابی اور شفاء کے لئے دعا کرتے ہوئے ایک تعویز بھی ارسال فرماتے ہیں اور اس کو پانی میں ملا کر پلانے کی ھدایت فرماتے ہیں۔

فضائل و کمالات دستگاہ مصدر الحسنات مظہر الکرامات نور بصر میاں پیر محمد جیو۔

بعد اسلمہ فراواں وادعیہ بیکراں مکشوف آنکہ از شنیدن خبر کلفت اثرنا چاکی و بے جمعیتی اہل خانہ آں گرامی تردو و وسواس و نگرانی بغایت گردیدہ حق سبحانہ وتعالیٰ بفضل و کرم خویش شفاء عاجل و صحت کامل نصیب شاں گرداناد و جمعیت و رفاہیت من کل الوجوہ محصل کناد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الامجاد۔ آمین آمین آمین والسلام والاکرام مکرر آنکہ دو تعویز از آیات شفانوشتہ فرستادہ شد امید کہ دوبار بآب تازہ شستہ بنوشانند امید کہ شفاء کامل نصیب شان گردد آمین آمین"

شوق نامہ :۔ حضرت قاضی احمد رحمتہ اللہ علیہ جب زیارت حرمین شریفین کے لئے پاپیادہ روانہ ہوئے تو اثناء سفر اللہ اور اس کے رسول کی شدید محبت اور شوق لقامیں جو کیفیات آپ پر طاری ہوئی اور ہجرو فراق کی گھڑیاں آپ نے جس

www.maktabah.org

اضطراب اور بے چینی میں گزاریں ان حالات اور کیفیات کو نظم اور نثر میں آپ نے اپنی ایک تحریر میں بیان فرمایا، جس کو شوق نامہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اسی شوق نامہ کی شرح آپ کے لائق و فائق فرزند خواجہ محمد صالح کوریجہ نے فرمائی ہے۔اس شوق نامہ کی ابتداء اس طرح آپ فرماتے ہیں۔

"سپاس و ستائش مرقادر ویرا کہ تصریف دلھائی ایمانیاں بسمت اکمال و اجلال و اجمال قدرت خویش نمودہ است و ابر رحمت ایزدی بصفات سرمدی برذات سرور کائنات تا ابدا اقطار بارندہ فرمودہ است۔ امابعد! می گوید بندہ جاں پر اگندہ مفتقر الیٰ رحمۃ ربہ الغفار احمد بن محمد صدیق السندی چوں خاطر ناچشیدہ رنج غربت بر کنج عشرت بساط افزابود ودر اشتغال علوم اجناس داو ضاع جہاں جلوہ نما بو داز جمیع حوادث زماں و فتنۂ دوراں افاہ حال کشادہ مگر از مفارقت جوارآن بی سلم و مجوری پیہم در وادی، حسرت تشنہ زلال جاناں مستعدانکہ تاجاں ازرائحۂ گلشن روحانی کہ بین نخرتین یثرب کہ از مستقر محبوباں است وزید۔

مرابود سو ذی زھجراں یار
تنم پیچ برپیچ رگھا چومار
نہ پیچی کہ گرد دبہ واروئی بہ
مگر یار گر باشدم وصل دہ

بایں ھمہ حال انواع تعب و محنت و مجوری بر خود اختیار کروہ رعایت مشغل علوم نمودہ نشستہ بودم تا وقتی در

www.maktabah.org

اشتائے مشغل باد صبا رائحہ از دشت یاراں جوار ذی سلم بفواد مجروح ھجراں و مفتوں بر مفارقت ایناں رسانید پس بمجرو رسیدن رائحہ یاراں از حال قدیم تبدیل نمودہ از ھمہ علائقہا دست افشاں شدہ مستعد بر ترک وطن شد۔

زنور تجلی ھماں یا رمن
دلم شد بجو شش زا مکاں من
مرا نیست یارا کہ دست آورم
کہ غارید جانم زمن دلبرم
زسوز ھوائے ولارام من
تپیدہ دلم آہ برحال من
زسوز ھوائش چناں مست دل
کہ اس کار دیگر ھمہ درخجل

آگے چل کر چند اور اشعار کہتے ہیں جس میں حضور نبی کریم سے فریاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تذکر حبیب است مونس بمن
بجز یار کس نیست درخانہ من
از انگہ کہ خورتاب شدورتنم
ز احراقش از غیر فارغ تنم
بزنجیر شوق مرا در کشیدہ
ز وطن و اقارب بخود درکشید
برائے خدائے شہ ھر دو کون
بمقصود اصلی رسانم بعون

www.maktabah.org

یکے درد غربت دگر دلفگار
ترحم بضعفم شہے تاجدار
بزوری بزودی رسانم بخود
کہ جز قوت کے توانم بخود

ان فارسی اشعار کی طرح آپ نے چند عربی میں فراقیہ اشعار فرمائے ہیں۔

إِذَا حَالَ الْحُبُّ لِلْمَرْءِ فِيْ فُؤَادِهٖ
مَاذَا عَلَيْهِ الْحُقُوْقُ فِيْ أَمْضَائِهٖ
وَاللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ سَادَاتُنَا
هَلْ تُكَلِّفُ الْمُحِبَّ فِيْ كَتْمِ أَسْرَارِهٖ
إِذَا وَصَلَتْ بِطِيْبَتِ أَرْضِ حَبِيْبِنَا
نَفَخَتْ عَبِيْرُ أَوْ أَصْلَحَتْ شَأْنَنَا
لَا أُطِيْقُ الْبُعْدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَنْ أُحِبُّهٗ
مِثْلَ بُعْدِ حَاجِبٍ وَعَيْنِنَا
مَرَافِيْ مِنَ الْوِصَالِ بِحَبِيْبِيْ
أَنْ يَكُوْنَ قَرِيْبًا كَخَافِقَيْنَا
لَعَلِّيْ سَائِقِيْ عَيَانًا لِحَبِيْبِيْ
وَأَشْرِبُ بَعْدَ الْمَرَامِ كَأْسَ الْوِصَالِ
عَسُوْلًا

فراق محبوب کی کیفیت میں لکھے ہوئے آپ کے چند اور فارسی اشعار۔

مرا کرد مجنوں بیکبار گی
ہمہ ہوش بستہ بیک تارگی
چناں آتش عشق در من فتاد
کہ یکدم زسوز رہائی نداد

www.maktabah.org

دوائی ندیدم ازیں سوز من
بجز وصل یاری دلارام من
همه روز و شب در طلب میروم
رجائی که روزے بوصلش رسم

خلفاء :- یوں تو آپ سے بے شمار مخلوق خدا نے فیض حاصل کیا، اور بہت سے درجہ کمال پر فائز ہوئے لیکن جن بزرگوں نے آپ سے اکتساب فیض کر کے اجازت و خلافت سے اپنی دامن کو معمور کیا، اور مخلوق خدا کی رشد و ھدایت کر کے جہاں میں نام پیدا کیا، وہ چار ہیں جنکے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) سید نور محمد شاہ کنڈائی، (سندھ کے ایک شہر نوشہرہ فیروز کے قریب " کاھی کنڈ " کے رہنے والے تھے ۔)

(۲) مخدوم عبدالوالی (درپیلی کے رہنے والے تھے)

(۳) سید حسین شاہ (ھندوستان میں ضلع گرداسپور کے ایک شہر (رترچھتر کے رہنے ولے)

(۴) میاں عبدالکریم (حالہ کے ایک علاقہ پنیگھاری کے رہنے والے تھے)

یوں تو آپ کے تمام خلفاء عظیم مرتبہ پر فائز تھے لیکن سید حسین شاہ صاحب کا یہ مرتبہ اور مقام تھا کہ جب آپ حضرت قاضی احمدؒ کی شہرت سن کر پنجاب سے آپ کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے چلے تو ابھی سندھ پہنچے نہیں تھے کہ حضرت قاضی احمدؒ نے اپنے مریدوں کے حلقہ میں بیٹھے ہوئے فرمایا کہ ایک طالب بڑی بلند استعداد والا پنجاب کی طرف سے آرہا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی بڑے عزت و منزلت اور قادر و قیوم کی اس پر بڑی عنایت ہے، جب آپ خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مریدوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جس کا میں ذکر کیا کرتا تھا وہ یہی طالب صادق ہے، مرید

www.maktabah.org

ہونے کے بعد جب کبھی آپ پیر خانہ کی طرف آتے تھے تو آپ کے مرشد پہلے سے ان الفاظ میں مریدوں کو آپ کے آنے کی خبر دے دیا کرتے تھے کہ " شہباز توحید شاہ حسین آرہا ہے " حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ " شہباز " تھا جس نے ہندوستان پاکستان میں اس سلسلہ کو بڑا فروغ دیا ۔ آج جامع مسجد فتح پوری دھلی ، آستانہ الور ، آستانہ شرق پور آستانہ ساہیوال جیسے لاتعداد نامور نقشبندی سلسلہ کے معروف آستانے اور خانقاہیں انہی کے فیض کرم کا ایک ادنی سا کرشمہ ہیں ۔

آپ کے ان چار خلفاء کے علاوہ آپ کے ایک معتقد خاص اور مرید خاص " میاں پیر محمد بھی تھے جو آپ کے بھانجے تھے اور آپ کو بہت محبوب تھے اور بڑے صاحب دل بزرگ تھے ۔

نشانیاں :۔ حضرت حاجی قاضی احمد نے اپنے بعد اپنی جو اہم نشیاں چھوڑیں اس میں آپ کے فرزند اور آپ کے سجادہ نشین میاں محمد صالح کی ذات گرامی تھی ، اس کے علاوہ آپ کے خاص خاص خلفاء تھے ۔ آپ کے خطوط تھے جو آپ نے میاں پیر محمد وغیرہ کو تحریر فرمائے تھے ، راقم الحروف کے پاس ان کی نقل موجود ہے ۔

اس کے علاوہ آپ کی دو مہریں بھی تھیں ایک مہر پر " احمد اللہ علیٰ نعمائہ اور اس کے درمیان میں ۱۲۰۲ کندہ ہے دوسری مہر میں فقط آپ کا اسم گرامی " احمد " اور اس کے نیچے ۱۲۰۷ھ کندہ ہے آپ کی یہ دونوں مہریں ، آج بھی اس خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشیں اور آپ کی اولاد میں سے ، حضرت میاں فیض محمد صاحب کے پاس محفوظ ہیں ۔

وفات :۔ آپ نے ۱۲۲۳ھ ، ۱۸۰۸ء میں وفات پائی اور موضع میل جو آپ ہی کے نام سے معروف و مشہور ہے یعنی قاضی احمد میں ہی مدفون ہوئے ۔ آج بھی آپ کا مزار " قاضی احمد " میں مرجع خلائق ہے اور پریشان حالوں کے لئے سکون

www.maktabah.org

قلب کا مرکز ہے۔

تاریخ وفات آپ کی وفات پر بڑے بڑے شعراء نے اور صوفیاء نے آپ کی تاریخ وفات لکھی، پنجاب کے آپ کے سلسلہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے آپ کی تاریخ وصال لکھتے ہوئے کہا۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم
بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم
چو در علم طریقت پیشوا بود
شد تاریخ وصلش "پیر اعظم"

۱۲۲۳ھ

حالات ماخوذ از کتب ذیل:۔

(۱) تحفہ لواری شریف، مرتب غلام محمد گرامی مضمون قاضی احمد۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، مطبوعہ حیدرآباد ۱۹۷۶ء، ص ۳۳ تا ۴۰ تک

(۲) اولیائے لواری شریف، ڈاکٹر ہوتچند گر بخشانی، مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

(۳) خزینہ معرفت، صوفی محمد ابراہیم قصوری، مطبوعہ شرقپور شیخوپورہ ۱۹۷۶ء، ص ۱۰۶ تا ۱۰۷۔

(۴) مرغوب الاحباب قلمی میر نظر علی خان تالپور، ۱۲۷۰ھ / ۱۸۲۵ء

(۵) مکاتیب قاضی احمد قلمی مملوکہ راقم الحروف۔

(۶) "بزرگان دمائی" قلمی، مملوکہ راقم الحروف۔

(۷) شوق نامہ قلمی، قاضی احمد، میاں محمد صالح، مملوکہ راقم الحروف۔

(۸) "اولیائے نقشبند المعروف بہ سیرت پاک شیر ربانی" محمد امین شرقپوری مطبوعہ پیکو لمیٹڈ لاہور۔

(۹) ماہنامہ الرحیم، حیدرآباد شمارہ جولائی ۱۹۸۱ء، ص ۲۳۔

(۱۰) سجادہ نشین قاضی احمد حضرت پیر فیض محمد صاحب سے راقم الحروف نے کچھ حالات زبانی حاصل کیے۔

www.maktabah.org